ماشاءالله لا قوة الا بالله

واسوخت قلق

در مطبع احمدی دهلی زیور طبع پوشید

نامہ عاشق بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای شفق رفیق عاشق زار
مہربان میرے قاصد غمخوار
تو ہی روح روان عاشق ہے
مشفق و مہربان عاشق ہے
غمگسار تو ہے لاتا ہے
عاشق مردہ کو جلاتا ہے
بس تو ہی خط رسان عاشق ہے

۲

واسوخت قسلن	بسم اللہ الرحمن الرحیم	

آج وہ غیر و نسی ملنی کی قسم کہاتی ہین
ہاتہہ ملتی ہین ستم اونکو جو یاد آتی ہین
خود بخود منفعل جو رہین شرماتی ہین
یاد اون یہان صبر و تحمل کی اڑہی جاتی ہین

مثل بلبل جو او نہین نالہ کنان پاتا ہون
پہول کی طرح خوشی سی مین کہلا جاتا ہون

پہول کی کلی وہ شکر سے سمجھے گیا دلکا غبار
یہان ہوا جوش محبت او نہین مجہہ آگیا پیار
ہوگئے قند مکرر جو ہوئی تہی تکرار
گلے مل مل کی بہم رونے لگے آخرکار

ہچکیان دونون طرف لگ گئین رو تے رو تے
بخت خوابیدہ مرے جاگ اوٹہی سوتے سوتے

اونکی رونی نے لگائی جو ادہر منہہ کی چہرے
یون تو سو مرتبہ رقت ہوئی اور بیتاب ہے
بیقراری نے ادہر مرے گرائی نہ سنبہلے
وہ جو تہی اونکی ندامت لگی بر لگی ملے

قتل کرتا ہے وہ گرد نکا جہکانا اونکا
تیغ ابرو کی طرح سر نہین اوٹہتا اونکا

سترِ پا تو ہیں کبھی سر بگریبان ہیں کبھی
ہونٹ دانتوں سے بالیتی ہیں حیران ہیں کبھی

پیچ کھاتی ہیں کبھی دلمیں پشیمان ہیں کبھی
عذر گہہ کرتے ہیں انگشت بدندان ہیں کبھی

ستم و جور و جفا بھول گئے بس بالکل
سرو سی قمری ہوئی گل سے بنی ہین بلبل

ہو تو لنتی ہو منھہ ہر گرد قی ہیں کبھی گال گال
کس لگاوٹ سی کس انداز کرتے ہین سوال

سچ کہو زیست مری جان نہین ہے تو بال
وہم گیسو تو نہین جا لگا ابکے جنجال

چلو بس او لپٹ جاو مرے سینے سے
صاف ہو جانا ذرا سیکھہ تو آئینی سے

تو نہین گور مین گاڑے جو نہولے ہمسے
ہمکو ہے ہٹے کرے جواب نہ گلی لپٹا لے

آنکھین ہو ئین جو نظر پھر کی کیکو دیکھے
ہمسے درگاہ مین آ جا چاہتے تم لو چل کے

آپنی جان پہ موقوف زیارت ہو جائے
اب جو ہو قول سے بیقول تو غارت ہو جائے

گوش زد ہو گی کبھی سلسلِ تقریر
گردن غیر کی زلفین نہ بنین گی زنجیر

کسی جانب نہ چلین گی نگہ تیز کے تیر
کبھی ابرو کی نہ کھنچو نگا کسی پر شمشیر

آپ کی ہو لی کرے غیر جو قامت پہ نظر
کھینچئے قد سے ہے میرا وہ سولے پر

چلئے بس رنج نہ اب کہائیے تقصیر ہوئے
بخشی جرم چلے آئیے تقصیر ہوئے

دل غم دیدہ کو بہلا ہیے تقصیر ہوئے
سنتین کرتے ہین لمجائیے تقصیر ہوئے

رطب یا بس سی زبانی کے نہ آگاہ تھی ہم

۳۳

	حق بجانب ہی کہ نادان ہی واللہ ہیں ہم
چو چلے ہو چکے سند بس اب جاؤ دو یہ بنی ضد ہے خدا کی لئے منہہ سے بولو	اتنا پریوں سے بگڑتے نہیں انسان ہو بات کرنا ہے مرا زہر ہے یا گونگے ہو
میرے کہنے کا نہ باور ہو تو نوشتہ لے لو ضامن انسان کے عوض چاہو فرشتہ لے لو	
نہیں شامت نہ پھر آجائے تمہاری دیکھو کسقدر رتنی کیا ہے ہمیں عالم سے دیکھو	نہیں ملجائے گی پھر خاک میں یاری دیکھو ستیں کہاتی ہیں محبت کو ہماری دیکھو
اپنے کچھ دل کی جی مجہسی کہو اور سنو بات ہی میری نہیں سنتے ہو لو اور سنو	
ایسے تو ہم ہی نہیں آپ کو کیا ہے منظور ہاں ہیں اب سمجھا اطاعت پہ ہوئی مغرور	جو ہمیں چاہیے تہا عذر کیا تا مقدور خوب ہے گرمی کی ذرا دل لگی رکہیے گا دور
یہ گھمنڈ آپکو ہی شان خدا کی کیا خوب بات کرنا ہی سمجہتا ہوں میں تمسی معیوب	
یہ ہی کیا اپنی لگاوٹ تہی ولے ہوں بیزار ورم او بجہتا ہے مری چہرہ پہ اتنا انکار	آپ ہی آتی ہوئی میری بلا کرتی ہے پیار زور گرمی سنو ایک یہ ہی تو ہیں غیر ہی یار
نہ ادہایا ہے نہ ادہٹی گا یہ بیجا غمزا منہہ لگانی ہی کی خوبی ہی قصور اپنا کیا	
اخلاص نہیں بہاتا ہے نفرت نفرت اتنا نہیں اتراتا ہے نفرت نفرت	ایسے غمزے سنے ہم او کتا تا ہی نفرت نفرت پاؤں آتی کو تی پہیلاتا ہے نفرت نفرت

دیوان ضامن (۲-۴) دیوان مومن (۵-۴) دیوان ذوق (۴-۱) آفتاب داغ (۱۲-۱) فریاد داغ

وہ محبت وہ طاعت وہ عنایت کیا ہے
وہ خوش آمد وہ لجاجت وہ تمنا کیا ہے ۲۳

سچ سو رہ کی ہی آتا ہے مین کیا سمجھا
اب جو سمجھا تو یہ سمجھا کہ نہ کچھہ تھا سمجھا

ابتدا مین ہمین افسوس نہ ایسا سمجھا
تا ہی اس دل کا برا ہو ہمین اچھا سمجھا

اب جو بچپاتے ہین بچپاننے سے کیا ہوتا ہے
سیکھتا ہے وہی لیجان جو کچھہ ہوتا ہے ۲۴

اس خوشامد کا تمنا ہین مجھہ کہلتا
مین وہی ہون کہ جسی جانتی تہی آپ برا

آپکو میری ملاقات سے اب فائدہ کیا
کچھہ نہ کچھہ کون ہی نہ ہا نو تیکا مجھے پروا

آشنا ہے غرض اسیجان سے کیسے کب ہو
تم وہ عیار وہ طناز وہ خود مطلب ہو ۲۵

بس سخن ساز ہو باتین نہ بناؤ صاحب
بندہ ہوشیار ہے اب ہو شین اڑاؤ صاحب

دشمن جان ہو محبت نہ جتاؤ صاحب
کسی نادان کو پہر دم پہ چڑہاؤ صاحب

اب مجھے اس لب جان بخش کا بوسہ سم ہے
یہ بلائین ہین بلا پیار تمہارا دم ہے ۲۶

صدمے بہولے ہین صاحب شب تنہائی کے
ولولے یاد ہین اپنے دل سودائی کے

دن بہی ہین پیش نظر ذلت و رسوائی کے
سرزم ہتے تھے سدا باد یہ ہیائی کے

آشنا دیکھہ کے صورت مری رو دیتی تہے
طعنون سی بحر خجالت مین ڈبو دیتی تہے ۲۷

ایک دل جسپہ مرے جان جفا ئین لاکہون

ستم و جور کی تہنا یہ بلائین لاکہون

۹

[illegible]

دیوان خلیل (۲۰۳) کا لازمہ شعر فن شعر کے متعلق ان ضروری امورات کا جاننا چاہیے اسمین بشرح و بسط درج ہے مصنفہ حکیم غلام علی صاحب

خوش نہیں ایک گھڑی رنج اٹھاتے ہیں لاکہوں	شکوے کیونکر نہ زبان پر میری آتے ہیں لاکہوں

اپنی جان بازی کی تب قدر کروگے صاحب
کسی بیداد پہ جب تم بھی مروگے صاحب ۳۸

واہ کیا خوب مری جان وفاداری کے	قدر ہوتی ہی زمانے میں بھی یاری کے
دلبری ایکطرف او لٹی دل آزاری کی	مشق کی ہتی غرض مجھپہ جفاکاری کی

ہنسکے بولے کہ سراسر ہے یہ مجھپر تہمت
تم تو سچے ہو مگر جھوٹے کے اوپر لعنت ۳۹

کیا ڈہٹائی ہی مقرر ہوکے مکرنا دیکھو	دفعتہ بات بنانا نہیں نہ ڈرنا دیکھو
واہ سہرے چہرہ کے لگاوٹ پہ وتیرنا دیکھو	تھہتیں غمزہ و انداز پہ دہرنا دیکھو

زیب دیتا نہیں بیجا یہ بہانا تمپر
مجھے کیا تھوکتا ہے سارا زمانہ تمپر ۴۰

اب ہمیں کچھہ ترے خواہش نہیں اسے ماہ منیر	عشقبازی میں نہیں اپنا زمانے میں نظیر
ہمکو خالق نے بنایا ہی وہ جادو تقریر	آدمی کیا ہے پری زاد کو کرلیں تسخیر

ڈہونڈ لینگے کوئی ہم اور جو دم میں دم ہے
اوہ جی لکھنؤ آباد رہے کیا غم ہے ۴۱

وہ بھی دن یاد ہیں بہول گئے مشق میں	جب تماشین پر اعجاز نہتا طرز سخن
جنگ جو جیتے سخن گو بہی نہ جادو چتون	طرفۃ العین میں یا ہوگئیں آنکھیں دشمن

زندگی مرنے لگے مژگاں کی صف آرائی پر
مردی صدقے ہوئے ہونٹوں کی مسیحائی پر

قطعہ ہو تو لیے دل لگانے میں
ہمیں باقی جان جانے میں
تجھ سے شراب وصال
دوا سے محال
خاص ہے خیال
بغیر وصال
تو پہر تاکے
دن کی ہے
وقت آخر

مری بیت کو کچھ
دیکھا جو حسرت میں
صبح مری آنکھیں
دیکھا خاص و عام
آغاز تہا یہ ہے انجام
رہیں آنکھیں
وار ہیں آنکھیں
ضرور بند کہیں

۱۰

[illegible]

پیشانی میں کسکو جو آپ پیچ ہوتی ہتی چھیڑتا تہا جو کوئی ہنستی ہتی کیسا ہی	بے مزا بات ہتی صحبت کی خشک ہتی گرمی رونی صورت ہتی سدا آپ کی پہیکی سوکھی
خود نمائی سے نہ واقف ہتی نہ خود بینی سے وضع سادی ہتی نہ آگاہ ہتی رنگینی سے	
میرزائی ہتی یہی اور پہ جامہ زیبی کجروی چال میں لورست ہو گئی نہتی	آنکھ نیچے کرو یہ کہتے ہتی اونچے چولی کون رغبت سی پہناتا تہا یہ میری ٹوپی
بدمعاشون سی سدا رابطہ تہا اور صحبت ہتی یہ نمود آپکی ہتی شہر میں یہ شہرت ہتی	
اپنی الفت کے سبب شہرہ آفاق ہوئے بیمحل بات سے آگاہ ہوئے طاق ہوئے	اک مرے چاہنے سے سیکڑوں مشتاق ہوئے بدمعاشون کی بہی اطوار نہیں شاق ہوئے
ہم خریداری نکرتے تو یہ شہرت پاتے غرض بازاری یوسف کی طرح بک جاتے	
لکہنو میں یہ مرے عشق کا شہرہ تہا صنم عشقبازی کے مری کہاتے ہتے عشاق قسم	اونگلیان اوٹہتی ہیں یہ ہم تم جو نکلتی ہتی ہم جان دیتا تہا وفا پہ ترے سارا عالم
بند رستے ہو چلتے ہتی بازارون کے ہوش اوڑ جاتے تہے یونکے خریدارونکے	
رشک لیلی تم اگر ہتی تو میں رشک مجنون بار ہا کہتا تہا وحشت میں بچشم پرخون	تم جو ہتی غیرت عذرا تو میں وامق سی فزون ہو شیرین کی طرح تم تو میں فرہاد بنون
بلبل شیفتہ میں تو گل خندان تو ہستا	

مین تہا پروانہ صفت شمع شبستان تو تہا

فخر خوبان تم اگر تہی تو مین فخر عشاق	ہور کا تم پہ یقین مجھپہ ملک کا اطلاق
کیتنی شایق تہی مرے کتنی تہا مشتاق	اسپہ بس متفق اللفظ تہا سارا آفاق

ایسے جانباز کہین دیکھے نہ محبوب ایسے
ایسے طالب کہین دیکھے نہ مطلوب ایسے

یک بیک ہو گیا پہر کا ہے سے یا بد ظن	غیر کا دوست ہوا اور مرا جانی دشمن
رہ گیا تو نے مرے ساتہہ ابن عہد شکن	دل مین وہ اندر مین تم وہ اندر دل مین

تو نے وہ ظلم پہ ظلم اے بت خود کام کیا
نام محبوبی و رعنائی کا بد نام کیا

ایسا عبث کرتے ہو بند ایسی صفائی کا سوال	خط نکل آیا تو ہی رفع کدورت کا خیال
دیکھیے پڑ گئی آئینہ رخسار مین بال	جب صفائی نہ رہی پہر تو صفائی ہے محال

حسن جاتا رہا اک بات فقط باقی ہے
حسن تک حسن ملاقات فقط باقی ہے

ابتلک حسن پہ مغرور بدستور ہین آپ	بل بلے غماض ابہی رشک رخ حور ہین آپ
سچ ہی خواہان ہین بہت اپکی مشہور ہین آپ	بندہ موسی نہین گر صاعقہ طور ہین آپ

گو مریجان زمانہ ہے تمہارا گاہک
کوئی ملجائیگا ہمکو بہی ہمارا گاہک

اسقدر کر لیجئے کی آپ اپنے تعریف	آپ تو فضل الہی سے ہین اک ذات شریف
ضبط دشوار ہے ازبسکہ طبیعت ہے ظریف	ایک مطلع مین کہون آپ اگر ہون نہ خفیف

طوطی خط پہ نکتہ کیجیے بیجا ہے غرور
اپنے منہ سے میاں مٹھو ہو مثل ہی مشہور

بیت قلق اتنی زرکھا نیلیے شکایت نکرو | منتیں کرتے ہیں وہ قطع محبت نکرو
ہو شمیں آ کے کہے دیتی ہیں غفلت نکرو | لو یہی وقت ہی ملجا و حماقت نکرو

ہاتھ بھی باندھ چکے پاؤں پہ سر دھرتے ہیں
جو تمہیں چاہیئے تھا چاہ وہ کرتے ہیں

تمام شد واسوخت قلق

نثر اول قلق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسقدر ہی ندنوں ٹھنڈی ہوائے لکھنؤ | خطۂ کشمیر ہیں سب کو چاہئے لکھنؤ

تاثیر تحریر سرما سی دست مرتعش پنجہ خورشید سان لرزان ہی اور بقرینہ خنکی دستا نہیں منہہ سی صاف بات نکل نہیں سکتی ہے کلی کا گمان ہے سردی کے کثرت سے دوات برف کا کوزہ ہے قلم ہے ہاتھ میں یا قلمی شورا ہے دم تحریر لرزین یا دست و قلم برابر ہیں طائر مضمون صفحۂ قرطاس پر لوٹن کبوتر ہیں اگر کوئی رستم مثال ہی صورت پیرزال ہے شعلۂ خونکی گرمی بازار سرد ہے غبار خط سے گرد برد ہے جیسے سردی جوا یخدا ہے تو ٹھر ٹھر سے بتو نکے بجا ہے گرمیاں ہوتے وا لیے کیا ہی ٹھنڈی ہی یہ خوبصورت میں لگی مہر خصلت ہتی اب ماہ طلعت ہیں سردی کے

جی پڑا ہے بیکلی سے ان بی
دل کو واشد نہیں چمن میں بی
تم کو جیسے وہ لیٹیں یاد کرتا ہون
جون صبا ٹھنڈی سانس آہ بھرتا ہون
منفعل اشک دیدۂ گریان
آہ جاری ہے مثل آب روان
جیب چاک است یار جانے ہو

نیچی زمین دلہن ... رنگ باد ... جیب کردن ...

قطعہ

قطعہ

قطعہ

عالم بلا تک تاثیر ہے جہنم رشک کرۂ زمہریر ہے گرمی ایسی نظام و نشان ہے کہ آب
دہوپ پہ چاندنی کا گمان ہے آسمان مجمر خورشید حمائل کی پہرتا ہے شہاب ثاقب صورت
برف کانپ کانپ کر گرتا ہے شعر ایک یہ سردی پڑی ہر ایک تارا جم گیا ٭ کاشیخ بریں
ساریکا سارا جم گیا ٭ رطوبت سے اسقدر سیراب ہے کرۂ خاک بھی عالم آب ہے گا و زمین کا جسم
دفور سرما سے تہر تہراتا ہے یہ وجہ کہ شہروں میں زلزلہ آتا ہے یک بیابان میں شور کی چاہیت
پیدا ہے ہر رہگذر کا آبلہ یا برف کی صراحی ہو گیا ہے آب برف آب دریا اولے کی صورت حباب
دریا ہے وہان صدف میں جو در نیسان ہے صاف و ہمین آواز دندان ہے ہر دم مارے جاڑے
طالب رہین مرغابیان مرغ آتشخوار ہین ماہیان دریا کو مثل موج بیتابی سے بھی پانی کی چادر
اوڑہے ہوئے ہر دم آب ہے عروس شب گلیم پوش ہے مسافر روز زیر ابر روپوش ہے سردی سے
ہونٹوں کا پھٹنا ہے گویا تپ لرزہ ہے بانکے بانکپن سے کب اکڑتے ہیں ہاے سردی کے
سبب اکڑتے ہیں تونگروں کے دوشالہ شال ہائے فنا ہین مفلسوں کا ہاتھ بغل سے آشنا ہے
کیا کہوں کیا سرد مہری زمانہ ہے یخ بستہ غنچہ مینخانہ برف خانہ ہے میکشوں کی چشم خماریں
تک مژگان نہیں بلکہ گئی ہیں ہتھیلیاں مثل آئینہ ہاتھ ٹھنڈے ہو گئے ہیں قطرۂ شبنم صورت
ژالہ ہے یخ بستہ ہر اک گل کا پیالہ ہے مضمون آتش رنگ حنا ٹھنڈا ہاتھ ہی طبع گرم پر کیا
بالا ہے گل بن ہوا سے سردی تہرتی ہین گل زیر پر بلبل چہپے جاتے ہین شمع کی آنکھ سے
آنسو کے اولے برسے ہین پروانے وصل شمع مین جلنے کو ترسے ہین شاخ گل پر بیٹھی ہے
جاڑے کے ہتھ ہوئے آتش گل بلبل کی ہاتھ آئے تو سینکے ہوئے آگ آتش پرستوں کی بجھی جاتی ہے
قلیان آتش کوئی برد کی صدا آتی ہے ایسا اپنے جان سے بیزار ہے کہ شعر ورد مرغ
آتشخوار ہے **بیت** زمین پر آگ کا ہمکو تیار دے ٭ دیا تو اے فلک بجلی گرا دے

قطعہ

قطعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای آشنائی ناآشنا وی جو فروش گندم نما سلطان کشور بیوفائی شاہنشہ فلک کج ادائی بانی ستم ایجاد عالم ایجاد بانی بنائے ظلم و بیداد دامن زن آتش ہجران گریبان چاک کن فرقت نصیبان قتلق محزون والہ و مفتون شیفتہ و مجنون سیلی خور گردون دون باصد حسرت و یاس التماس کرتا ہے کہ جس ہنگام نافرجام بد آغاز نیک انجام سے فلک تفرقہ پرداز کجباز اور زمانہ ناساز جانگداز نے دورئے صوری مہجوری حضوری فیمابین ہمارے اور تمہارے ڈلی اور سنان غم میرے ہلاک کو سنبھالے شمہ وسے لائق تقریر کے اور ذرہ قابل تحریر کے نہین ہے اے کمان ابرو اگر یہ ہدف ناوک بلا غم جدائی بیان کرے تو لب سے لب برنگ لب سوفا جدا ہے حال گریہ اگر تحریر کرے تو کاغذ ابر ہی برنگ ابر باران اشک افشانی کرے سطرین موج دائرہ گرداب قاصد آب روان کے طرح قصد روانی کرے افسانہ بیتابی دل بیتاب اگر لکھون تو خط لوٹن کبوتر کی طرح لوٹا کرے قلم مرغ بسمل کی طرح صفحہ کاغذ پہ تڑپا کرے استاد برق بارات جسکو کہتے ہین مرا افسانہ ہے ❊ کچھ حقیقت رونے کی کچھ حال بیتابانہ ہے ❊ گھر زندان ہے چمن بیابان زندگی سے تنگ اجل سے جنگ جی کیلے بیٹھنے سے اوکتا تا ہے پھر نیستی پریشانی لاتا ہے کہین جاؤن تو دل گھبراتا ہے غرض کسیطرح چین نہین آتا ہے بن تیرے گر باغ مین جاتے ہین غنچہ باغی نظر آتے ہین گل صورت خار آنکھون مین کھٹکتی ہین جو انان چمن ہمیسی ہر جگہ اٹکتی ہین نرگس نظرون مین دیدۂ حیران ہی گیسوئے سنبل زلف پریشان ہے غرض قطعہ بے تیرے چمن خوش آئی کیا اے سرو ناز ❊ پھول جو ہے میری نظرون مین برنگ خار ہے ❊ جو غنچۂ گل کی

غزل

دور جیسے وہ یار جفا کار ہے
سخت جانی سے زندگی ...
بستر غم سے ہل نہین سکتے
ناتوانی سے ناتوانی ہے
دل ہے سر گرم آہ و فغان
چشم مصروف خونفشانی ہے
درد ہجر نے دل مین سرایت کی

ٹھنی ہی وہ بھی شکل کمان ؛ شکل ناوک کیچ بوٹی گل جگر کے پار ؛ قمریان کوکو سے سر پھراتی ہین بلبلین آوازے کستی ہین چلاتے ہین گل گران گوش غنچے لب خاموش ہین نرگس آنکھہ نہین ملاتی بلبل ؛ اچراتی ہے اس روش سنگ گلستان دیکھکر اپنا حال پریشان دیکھکر خاموش رہتا ہون دیوانہ وار کہتا ہون **بیت** نرگس نے آنکھہ پھیرلی بلبل جدا پھری ؛ چلئیے اب اس چمن سے کہ یہان کی ہوا پھری ؛ ناچار وہانکی سیر سے ہاتھہ دہوکے صبا کیطرح ہوا ہوکے صحرا کو روانہ ہوتا ہون یہ کہکر بیکسیا نہ روتا ہون **شعر** نہین کٹتا ہے یہ میدان بلا ؛ مدد اے خضر بیابان بلا ؛ مجنون وار با چشم زار بیتاب و بیقرار صورت غبار کسی شجر بے برگ و بار کے تلے بیٹھہ جاتا ہون اشک آنکھون مین بھرکر فرط بیقراری سے خوب روتا ہون چلاتا ہون وہان ہر گرد باد حلقۂ آہن نظر آتا ہے ہر آہو تیرے آنکھون کے یاد دلاکر چوکڑی بھلاتا ہے زرد زرد گلہاے مغیلان دیکھکر آنکھون مین سرسون پھولتی ہے پھر ترے نرگس بیمار کب بھولتی ہے لالۂ صحرائی دیکھکر داغ دل مشتعل ہوا عالم جنون اور بھی متصل ہوا لباس پھاڑنے لگا جنون پنجے جھاڑنے لگا **شعر** ایک ہی جھٹکے مین اے دست جنون ؛ پاس دامن کے گریبان دیکھا ؛ پھر یکایک دلمین امنگ آئی نشۂ مے کی ترنگ آئی قصد ہوا کہ میخانہ کو جائیے یون دل کو بہلائیے غرض پہنچا جو دیکھا تہا سو دیکھا دور ساغر حلقۂ ماتم نظر آیا قلقل مین نوحے کا عالم نظر آیا سیخہاے کباب مژگان پر لخت دل بیتاب تھے اشک میگون شیشۂ شراب تھے بسکہ یہ عالم دیکھکر اشک کی طغیانی ہوئی کشتی مے کشتی طوفانی ہوئی یاران قدح نوش ہم آغوش ہوئی اپنی حال پر بیہوش ہوئی تکلیف بادہ کشی کی جو نہ

قطعہ

کرنے لگے یہ کہکر سر قدم پہ دہرنے لگے شراب کہن کو منہہ سے لگا ئیے غم نو کو
ولسی بہلا ئیے ہین بہی اوس ہنگام صورت جام اشک آنکہو مین بہر کر یہ شعر پڑہا
التماس کیا اور اونکے دلونکو خالی از و اسس کیا **استاد** خون جگر پیا نہو جسنے وہ مَی
کہانی وہے کباب کہ جو دل جلا نہو ؛ اے آشنا نا آشنا حیف صد حیف ہے یہ سوال ہے
وہ بپروائی لگاو مین اپنے یاد کرا تا نہ مجہپر بیداد کرتے پہلے الفت زبانے سو فریب
ولسانی سی کہہا یا آخر کو یون جلا یا ر **باعی** اول تو مرا بعشق رضی کردے

لطف و کرم و بندہ نوازی کردی	من در دل تو وفا ندیدم ہرگز
اے دوست بما زمانہ سازی کردے	مین پہلی ہی سب کچہہ جانتا تہا پر کہنا

کیب مانتا تہا آپ ہے چاہ غم مین یوسف دل کو گرا یا خود کردہ را درمان نیست جیسا کیا ویسا پایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹھنڈی ٹھنڈی چل رہی کیا ہوا برسات کی	جہومتی آتے ہے مستانہ گہٹا برسات کی

اسکے سال عجب لطف کی برسات ہے ہاتہ مین ساغر دلبرا ساتہہ بزم یاران قدح
نوش ہے ہر ایک نشہ عیش و سرور مدہوش ہے مست گنبد مینائی ہے کالی گہٹا چہائی ہے

بیت تند و پرشور سیہ مست زکہسار آمد	میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

لب جو سبزہ لہلہاتا ہے خضر کا جی لہرین دیکہکر لہراتا ہے ترشح ہو رہا ہے ابر کرم کدورت دل
دہو رہا ہے ہوا کیا اٹہکیلو ںسی چلتی ہی بدلی کیا کیا رنگ لیتی ہی ایکسُوئی پہاڑ سے
ایک سمت لگکو نکی قطار ہے گہنگہور گہٹا چہائی ہے مستو نکی بن آئی ہے مور بولتی ہین
عقدی سے لکے کہولتی ہین شور عندلیب عاشقانہ ہے نجلے مین طرز آدہ بتیا بانہ ہے مینہہ

17

کبھی ہوئی لگون ہون مین قربان
کبھی کہتا ہون صدقے تم پر جان
کبھی کہ جان منہہ کو تکتا ہون
کبھی جوش جنون سی بکتا ہون
کبھی قدمونپہ سر کو دھرتا ہون
کبھی کہتا ہون جان مرتا ہون

برستا ہے ہر کوچہ بہشت کا رستہ ہے اس عالم مین جو چمن کو جاتا ہون عجب لطف
اٹھاتا ہون دل شگفتہ ہے فتنہ خفتہ ۔ باغبان شاد ہے قمری غم سے آزاد ہے
ایسی تاثیر بہار ہے کہ خاک چمن غازۂ روے نگار ہے ہر روش پر سرخی اس نزہت کی
ہوئی ہے گویا صفحۂ گلستان پر جدول شنجرف کھچی ہوئی ہے فرش سبزہ نو دمیدہ
رشک سبز مخمل ہے سطح آبجو عکس گل سے لال بادل ہے بہار چیت خزان سمت
روش بڑی درست پچھین سرخے گرد ہری دوب طبع کی مرغوب بہت خوش
اسلوب نہایت خوب قوس قزح جس سے محجوب یا ورق حنائی پر جدول نگار ہے
یا عارض گلرنگ کے گرد خط سبز کے بہار ہے نکہت گل ہے یا آہ سرد بلبل ہے
گلونکی چٹکنی کی صدا آتی ہے یا عندلیب ام کلی گاتی ہے خوشی کمال ہے ہر درخت
نہال ہے شبنم گل گویا عطر گل ہے زلف شکین گیسوے سنبل ہے تحریک نسیم سے
سبزہ پامال نے سر اوٹھایا ہے اور دستگیری کو ہر شاخ گل نے ہاتھ دوڑایا ہے کیا
چمن مین تصرف باد بہار ہے کہ ہر برگ خزان دیدہ رشک یاسمن نار ہے
ایک طرف مرغان چمن نے ستون شاخ گل مین عشق پیچی کی رسی بنا کر
ڈالی ہے باد صبا پینگ دیتی ہے جھلانے والی بلبلین بہار گاتی ہین رنگین غزلین
سناتی ہین طاؤس رقصان ہین وجد مین قمریان ہین ہر روش پر محبوبان
گلعذار خرامان ہین دل گم گشتہ عاشق جویان ہین رفتار دلربا اونکی جو
بہاتی ہے مہندی بھری قدم بسی جاتی ہے پھول شاخونسے گر کے پاؤن پڑتے
ہین عاشق کف رنگین دیکھکر ایڑیان رگڑتی ہین **بیت** ہجوم ماہرویان
اسقدر ہے ۔ مجھی بہی دل کی لبجانی کا ڈر ہے ۔ جو ہے اپنے حال مین مست ہے

مست ہے ہر ایک مثل شاخ گل سبو بدوش ساغر بدست ہے آہو جیت ہے مے
پرست ہے مست الست ہے زمین باغکو صیقل گر ہوا نے آئینہ سان ایسا صاف
کیا ہے کہ عکس شکل عذار گلرویان صفا ہویدا ہے غرضکہ کالی گھٹا سے عالم ہی باغ
و مکان پر مگر دماغ بہار ہے آج گل آسمان پر باغ ہے بہار بارہ دری با نقش و نگار
گویا مرصع کار ہے محبوب شوخ و طرار ہمکنار ہے تعریف اس باغ و مکان کی
امکان سے باہر ہی اور قلم و زبان لکھنے سے قاصر ہے بلندی عمارت اس رتبہ
ہے کہ وقت نظارہ دیکھنے والی کی دستار اوتر جاتے چھت ایسی صاف کہ نگاہ مانند
چشمہ عینک کے وار سی پار گذر جائے ایک بہی در اوسکا آدمی کیا اگر پری بہی دیکھی تو شیشہ در
ہو فرش زمین اطلس گردون دیکھکر رشک سے خاک بسر ہو ستون ساق سیمین ہین جیا
روشنی مین ماہ و پروین ہین دیوار قصر حسن صفا اسقدر پر نور ہے اگر رخسار حور کہون
تو قصور ہے صفائے دیوار رشک عذار جانانہ ہے وہ قصر چشم بد دور دیکھئے تو صاف
آئینہ خانہ ہے **بیت** نہی صفائے عمارت کہ در تماشایش ؛ بدیدہ باز نگردد
نگاہ از دیوار ؛ ایسا عالم دیکھکر دلکو مغتنم دیکھکر بے اختیار ہوا اور یہ مطلع پڑہا
مطلع وقت مینوشی ہی دے پیمانہ پر پیمانہ آج ؛ پھر گھٹا اوٹہی ہے ساقی جا
مینخانہ آج ؛ آج تو خوب سی شرابین پیجئے بلبلونکو جلا جلا کر کباب کیجئے **اوستاد**

ایسا اک جام دے ایساقی مینوش مجھے	دونون عالم نظر آنے لگین بیہوش مجھے

اتنے مین ساقی سیم ساق معہ ساز و براق حاضر ہوا اور ہاتھہ باندہ کر عرض کیا
کہ اب وقت شب آیا ہے ہوا خواہ اس لئی بے ادب آیا ہے سب طرف سی تیاری ہے
مینوشی مین کیا دیر ہے گل شیوہ غیرت شمع کا فوری ہے گل مہتاب مین چاندنی نوری

19

سورج مکھی کا پھول نیر اعظم ہے چاندنے کی پھول مین مہتاب کا عالم ہے انار ونکی
قندیلین سفید سفید فصیلین جگنو ستارون کی طرح چمکتی ہین جتنی دیدۂ اختر چمکتے ہین
ساغر گل ہی سیوتے کی مل ہے شور شۂ غل ہے خاطر جمع سب طرفسے بالکل ہے
ورکار آواز قلقل ہے دو چار پیالیان پیجیئے کلفت دل دور کیجیے مسند عشرت کو
رونق دیجیے دختر رز کو سرافراز کیجیے پیر مغان کو خط غلامی لکھہ دیجیے گواہی کی مہر
قاضی حاشیہ پر کیجیے خم مے کی مہر توڑتے ٹوٹی ہوئی عہد پھر جوڑیے القصہ چند پیالے
مے پر تکالی کہ پیتے ہی وہین جوش نظر آیا سارا عالم بیہوش نظر آیا مسجد پر میخانیکا گمان
ہوا واعظ جانشین پیر مغان ہوا لڑکی ہر مکتب خانمین منجنون کی طرح بدمستی سے
شوخیان کرنے لگے دوات نے پیمانہ بنا کر مستانہ وار آپسمین لڑنے لگی دم تحریر
جو قطرہ نوک قلم سے ٹپکتا ہے نقل پھر گزک بنا ہی سطرین کتاب کی موج شراب ہین
ہر دائرہ حرف ساغر آفتاب ہین مدرسہ میخانہ ہے معلم مدرس کی ہاتھہ مین پیمانہ
ہے جو طالب علم ہے مستانہ ہے بغل مین قصہ عشق کی کتاب ہے ہاتھہ مین ساغر
شراب ہے اور ہر ایک زاہد کا یہ حال ہے کہ تقویکا مطلق نہین خیال ہے امن بتہ
جانب میخانہ روان ہے مستانہ وار دوان ہے ہر چند واعظ رعد منبر سحاب پر
نصیحت کرتا ہے مگر خشپک نے برق سے دل اونکا ہر گہڑی اوبہرتا ہے ہم مشغول
عشرت ہین امیدوار رحمت ہین معشوق خود کام پاس دل بے وسواس ہے
مغفرت کی آس ہے **بیت** یارب سدا قلق کو یہ عشرت نصیب ہو اسکی عدو کو
فرقت نصیب ہو ۔ بزیادۂ ایام بہار بکام یاران قدح نوشان بحرمت خالق گلشن ایجاد

تمام شد نسخہ قلق

۲۰

۱۷۵۹۴

	خوب سوچی چلو اچھے ہے سستے چھوٹے ہم بہی دو پہر نہ کسیکو ہین تم ہو ہونگے	۱۴
ہم نشاتین مہتین لو تم بہی تھی اس قابل اولکی اغماض کرو تم بہی ہوئی اس قابل	منتون پہ نہ منو تم بہی ہوئی اس قابل اجی کچھہ ہوش ہین ہم تم بہی تھی اس قابل	
	سچ ہے اب کاہیکو پوچھیگا کوئی بات مرے کی مہتین نے جو نہ منظور ملاقات مرے	۱۵
اک بہی نے تو زمانہ مین انو کہا چاہا کیا اطاعت کی مری آپنے اور کیا چاہا	سچ ہے کاہیکو کینے کبہی ایسا چاہا سیکڑون الٹے تھے اک تمنے بہی چاہا چاہا	
	قہقہہ مارکے کہتے ہین کبہی لو کیا خوب قدر دان ایک ہمارے ہین بہی تم کیا خوب	۱۶
بس اسی منہہ پہ مگر عشق کا دم بہرتے تھے یہی الفت تہی یہی پیار جو ہین کرتے تہے	یہی ہم پر تہی فدا ہمسے بہی ڈرتے تہے یہی جانباز کیا دیکہو تہا یہی مرتے تہے	
	حوصلہ پست ہوا بار محبت نہ اوٹہا چار دن کہنے کو بہی صدمہ فرقت نہ اوٹہا	۱۷
بس یہی تہی مری خونریز نگہہ کے گہائل بس ملاقات سے اب سیر تھے بہر گیا دل	بس یہی تہی مری شمشیر ادا کے بسمل کیسی چاہت تہی یہ کیسی تہی طبیعت مائل	
	جی مین کیا سمجھے تھے آسان لگانا دل کا جان لیتا ہے مری جان لگانا دل کا	۱۸
یہی غیر سے کی ہمنی محبت مہتین کیا	جاؤ سچا ہے اگر خلق و مروت مہتین کیا	

۵

گلزار داغ (۱۰۰م) دیوان بیان حسن عشاق عالم (۵۸م) دیوان بحر بے نعت (۱۰م) دیوان رند (۲۳م) دیوان ظفر (۲۰۳م)

جو کیا خوب کیا پھر ہے رغبت تمہین کیا
اپنا دل اپنی خوشی اپنی طبیعت تمہین کیا

کیا زلیخا کی طرح عشق کیا تہا تمنے
مثل یوسف مجھے بامول لیا تہا تمنے ۱۹

چلو اب چین سی آرام کرو جان سے بیجے
اور پیدا کوئی گلفام کرو جان سے بیجے
اب کسی اور سی پیغام کرو جان سے بیجے
اوسی کی عشق مین اب نام کرو جان بیجے

تم کرو مجھسے گریز اور مین کرون ہستی تباہ
اجی لاحول و لا قوۃ الا باللہ ۲۰

ہم توجہ بھی نکرتے تہے فدا تم ہوتے
ہاتہہ کیا باندہنا وہ بہول گیا تم ہوتے
چرم سکتے تہے نقش کف پا تم ہوتے
تاک رگڑ اکتے پاؤن پہ سدا تم ہوتے

ایک بوسے کے لئے کرتے تہے منت میری
لاکہون لیتی تہے ہی بلائین بتا میری ۲۱

ناز بیجا تا تے تہے وہ دن بہول گئے
ہم تہین ہش مین لاتے تہے وہ دن بہول گئے
آپ مین آپ نہ آتی تہی وہ دن بہول گئے
بوسہ کیا منہہ نہ لگاتے تہے وہ دن بہول گئے

ناز معشوقون سی عاشق کو نہین رہتا ہے
یہ غرور آپ پہ اب خاک نہین پہتا ہے ۲۲

یاد ہے ایک گہڑی کبھی اپنے ضد کی
جی ہی کچہہ جانتا ہوگا جو گذرتی ہوگی
رنج پر رنج دئی آپنے جب جا ہی جو بیٹھے
چین سے ایک گہڑی بھی نکسی نکسی کبھی

پاؤن پہیلا کئے آرام سے سوئے ہوگے
پہر دن سر زانو پہ رکہہ کہہ کے رو ئے ہوگے

دیوان قلق (۱۲ر) دیوان لطف (۱ر) دیوان نیاز (۱ر) دیوان صبا (۱۲ر) گلستہ الرخلیل (۱۲ر) -

نہ ہے ہمکو بہی اب آپ کی صلا خواہش	گر نہین تمکو ہمارے نہوا چہا خواہش
اب بہی رکہتا ہے مری ایک زمانا خواہش	تم ہو کیا چیز ہو گئے میری کیا خواہش

اچہی اچہون کو تمنا ہے کہ یہ بات کرے
سیکڑون چاہتے ہین ہمسے ملاقات کرے ۲۴

آگے بہی قدر یہ کرتے تہے حسینان جہان	آگے بہی آپ کا اسطرح کوئی تہا خواہان
آگے بہی آپ کو دعوی تہا کہ ہو سحر بیان	کوئی آگے نہ ملا ہمسا مطیع فرمان

دلمین شرمندہ نہین ہوگے ہو کتنی ہو ذلیل
کوئی سوچا نہ جواب ایک بتائی نہ دلیل ۲۵

واہ وا واہ ہے آپ نے کچہہ قدر نکیے	ہنسکے پہر کہنے لگے خوب یہ بخشش ہی نہ تہے
منصفی اوٹہہ گئی دنیا سے رہی ہٹ دہرمی	اسلیئے آزردہ ہوے اولٹی جتائی خفگی

عیش سب ترک کیئے آپکے پابند ہوسے
حیف کی جا ہی کہ اسپر بہی نہ خرسند ہوئے ۲۶

آپکی طرح اگر جلوتین جا یا کرتے	دل لگی ہم بہی جو اپنی کہین پیدا کرتے
کیو بجی کیون بولو تو اوسوقت کہو کیا کرتے	غیرون کے ساتہہ ہو یا سیر و تماشا کرتے

اور تو کیا کہون پس جا تپہ بن جاتے پہر
اپنی صورت یہہ ہے کسیکو نہ نظر آسکتے پہر ۲۷

لو اسی طرح کلیجے سے ہمین لپٹاو	لو بس اب روٹہہ چکی آو گلی لگ جاو
دیدہ تر سے تو رومال ذرا سرکاو	خفگی تو ہو چکی لد نہ اب بکواو

اپنی یہ قصہ بخشش کہین مشہور نہین

غزل

۷

[illegible]

خار صحرا سے دل لگی ہوگی
باغ جانے سے بے کلی ہوگی
دشت پیمائی کا ارادہ ہے
وحشت دل صنم زیادہ ہے
یا پھرایا وادی سے گا غربت
اس غزل سے فزون ہوئی وحشت
شاد ہوا ہو وصل جاناں میں
کیوں فلک نے ... ہجر ہوئے
ہم ہیں کچھ قفس میں ...

ویران آنکھوں نکالا کریں گے
آہو وحشی پناہ کریں گے
چمن سے جائیں بچکر ہیں
قیس مجنوں پہ جا کے بیٹھیں
دشت وحشت کے ...
ہم سے غزال خارے کریں
اور ہی دیکھ کر سوے اور کی

۸

ابھی غیروں کی زباں پر بھی یہ مذکور نہیں ۲۵

پھر جھپٹ کر مری خود لیلیں بلائیں جھٹ پٹ
چھاتیاں لینے لگے کہنے کلیجے سے لپٹ

ابھی آواز بھی کسی لگی آبھی جھٹ پٹ
میں نے انکار کیا ہنس کے تو بولے چل ہٹ

روٹھنا ہو چکا ملجاؤ نہ تکرار کرو
پیار کرتے ہیں تو تم بھی ہمیں پیار کرو ۲۹

ہنس دیا میں جو بہ شکل تو ... پھر کے
اور ہٹ گئے پھر تو حجاب ان کے ہمارے ...

اپنے دامن سے مری آنکھ ... پونچھے
پھر نئے سر سے وہ گذرے ہوئے قصے چھیڑے

شکوے ... لگے آپس میں گلے ہونے لگے
ہم ادھر رونے لگے اور وہ ادھر رونے لگے ۳۰

ضبط ہر چند کیا ضبط مگر ہو نہ سکا
اس اطاعت کا مری جان یہی تھا بدلا

ہچکی موقوف ہوئی میری تو بینی ...
خیر اچھا کیا جو تم نے کیا خوب کیا

بخدا اب مجھے کچھ مستی سر و کار نہیں
نقد دل دے کے خریدوں وہ خریدار نہیں ۳۱

نہ ملونگا نہ ملونگا بخدا تم ہو چکے
خود غرض ہیچ رسا اہل ... تم ہو چکے

بے خطا مجھ پہ کئے جور و جفا تم ہو چکے
بے خطا مجھ پہ کئی جور و جفا تم ہو چکے

پاس غیروں کا کیا پاس بٹھایا نہ ہمیں
وہ مجھے رہے صدمے دیئے کیا کیا نہ ہمیں ۳۲

یہی اقرار یہی قول یہی وعدے تھے
غیر سے ملنے کے لکھتے تھے مچلکے کیسے

عہد پر عہد کئے تھے ... قسمیں کھا کے
یہی ہوتے ہیں ... اہل وفا کے ...

[illegible]

تذکرۂ استاد (۹۱) دیوان وصل یار (۲۹) نغمہ بہار (۸۸) دیوان مضطر (۳۳) مخزن الفصاحت (۹۱)